بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم: اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۰ شعبان ۱۳۸۹ھ ۔ ۲ نبوت ۱۳۴۸ ہش ۔ ۲ نومبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے صحابہ کرامؓ کی اطاعت دراصل اطاعت تھی

جو شخص پُورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اِس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے

"اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے صحابہ کرامؓ کی اطاعت اطاعت تھی کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور ابوبکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کرکے جس قدر رقم ہو سکی وہ لے آئے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نصف۔ پھر ابوبکرؓ سے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ گھر چھوڑ آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔

کیا اطاعت ایک سہل امر ہے۔ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اِس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو......پس خوب یاد رکھو جس طرح دُنیا میں ایک عام قانونِ قدرتِ خدا کا ہے کہ تُرید اگر ہندو کھائے تو اُسے بھی دست آئیں گے اور اگر مسلمان کھائے تو اسے بھی دست آئیں گے۔ اسی طرح آفتاب مہتاب کی روشنی سے ہر ایک قوم مشترکہ فائدہ اُٹھاتی ہے۔ اور ایک خاص قانون ہے جو مومنین کے ساتھ برتا جاتا ہے وہ بہت لذیذ اور شیریں ہے اور بہت سے پھلوں سے بھرا ہوا ہے اور ان پھلوں کے درمیان شیرہ بھرا ہوا ہے نہ کہ نشتر۔

ہر ایک کو واجب ہے کہ خوب سمجھے اور اپنے بھائی کو سمجھاوے اور گھر میں عورتوں کو سمجھاوے۔ حاضر غائب کو بتلاوے۔ دھوکا کھانے والے بہت ہوں گے کیونکہ ابتدائی حالت ہے۔ اسم نویسی کروا کر کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اتنے ہی فعل سے وہ خدا کی حفاظت میں آگیا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ یکم نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ یکم نبوت۔ حضور ایدہ اللہ نے کل مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے ناصرات الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات کے نہایت کامیاب انعقاد اور اس سلسلہ میں خدائی تائید و نصرت کے مہتم بالشان ظہور پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضور نے فرمایا ہمارے یہ اجتماع بھی اللہ تعالیٰ کے پیہم نازل ہونیوالے فضلوں اور رحمتوں کے نتیجہ میں گزشتہ اجتماعوں کی نسبت زیادہ بارونق رہے اور پہلے سے زیادہ بابرکت ثابت ہوئے اور ان میں شرکت کرنیوالوں کو نئی زندگی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنے۔ لیکن جہاں تک اِن اجتماعات کا تعلق ہے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ سب سے زیادہ مجالس کی نمائندگی انصار اللہ کے اجتماع میں رہی۔ اُس میں ۵۶۳ مجالس کے نمائندگان نے شرکت کی۔ تاہم شرکت کرنے والی مجالس کی یہ تعداد بہت ناکافی ہے کیونکہ مجالس کی تعداد ایک ہزار ہے ہمارا مقصد صرف اُس وقت حاصل ہو سکتا ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مخلصینِ جماعت کی طرف سے

سالِ نو تحریکِ جدید کیلئے ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کے وعدے

اسماء مع مقام	رقم وعدہ
۱۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال	۱,۰۰۰
۲۔ مکرم ملک خدا بخش صاحب ساہیوال	۱,۱۰۰
۳۔ مکرم ملک سردار خان صاحب جیکب آباد	۱,۰۰۰
۴۔ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب محراب پور ضلع نوابشاہ	۱,۰۰۱
۵۔ مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب بھریا روڈ ضلع نوابشاہ	۱,۰۰۰
۶۔ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد گوٹھ ابراہیم آباد ضلع تھرپارکر	۱,۰۰۵
۷۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نصرت آباد ضلع تھرپارکر	۱,۰۰۵
۸۔ مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب آڑھتی نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر	۱,۰۵۰
۹۔ مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمٰن آباد ضلع نوابشاہ	۱,۸۵۲
۱۰۔ مکرم حاجی محمد شریف صاحب بھٹہ والے گوجرانوالہ	۱,۰۰۰
۱۱۔ مکرم بابو اقبال محمد خان صاحب گوجرانوالہ	۱,۰۰۰
۱۲۔ مکرم صوفی عبدالکریم صاحب بھٹہ والے گوجرانوالہ	۱,۰۰۰
۱۳۔ مکرم چوہدری علی محمد صاحب رئیس رسولپور تارڑ ضلع گوجرانوالہ	۱,۰۰۰
۱۴۔ مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب نائب امیر سیالکوٹ	۱,۲۱۵
۱۵۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب چہور ضلع سیالکوٹ	۱,۰۰۰

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ نبوت ۱۳۴۸ہش

تین گروہ

(۵)

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے پہلے دو گروہوں یعنی متقین اور منکرین کو سمجھنا تو آسان ہے کیونکہ یہ دونوں گروہ اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ یہ واضح امر ہے کہ ایک ظاہرا دشمن اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا دوست نما دشمن خطرناک ہوتا ہے۔ ظاہرا دشمن جو کچھ کرتا ہے اپنے عقیدہ میں اخلاص کی بناء پر کرتا ہے اس لئے وہ دشمنی کا ہر عمل کھلم کھلا بجا لاتا ہے اس لئے کھلے دشمن کا مقابلہ آسان ہوتا ہے۔ لیکن ایک دوست نما دشمن بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اس سے انسان بظاہر مطمئن ہوتا ہے اور اس پر اعتماد کرتا ہے۔ ایسا دشمن اس اعتماد کے پردے میں وار کرتا ہے اور وہ اپنی دشمنی میں بہت زیادہ کامیاب ہوتا ہے کیونکہ اس کا وار مخالف کی بےخبری میں ہوتا ہے۔ مگر کھلا دشمن جو وار کرتا ہے اس وقت انسان ہوشیار ہوتا ہے اور دشمن کی تدبیر کے مقابلہ میں خود بھی تدبیر کرتا ہے۔ اور ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے۔ لیکن غافل انسان اعتماد کی وجہ سے مار کھا جاتا ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ منافق گروہ نہ صرف غفلت میں وار کرتا ہے بلکہ وہ طرح طرح کے فریبوں سے کام لیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ منافقت ایک ایسا مرض ہے کہ جو خود مریض کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ ایک منافق بھی اپنے مرض کے زیرِ اثر کئی قسم کی غلط فہمیوں میں مبتلا ہوتا ہے ان تمام باتوں کی وضاحت قرآنِ کریم نے ان سترہ آیات کے آخر میں بھی کی ہے اور قرآنِ کریم میں اور جگہ بھی کی گئی ہے۔

جیسا کہ اُوپر کہا گیا ہے خود منافق بھی اپنے فریب سے نقصان اُٹھاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ بڑا ہوشیار ہے اور دوسروں کو فریب دے رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ خود فریب کھا رہا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"منافق کی چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ منافق لوگ اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور ہوشیار سمجھتے ہیں وہ اپنے نفاق کو اپنی ہوشیاری کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی یہ حالت اوّل درجہ کی حماقت کے مترادف ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات ان کے دماغ میں آتی ہی نہیں۔ ان کا مرض لاعلاج ہو چکا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ان سے کہا جائے کہ آخر یہ سارے مسلمان جو ہیں ان کے دلوں میں ایمان اور بےنفسی پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے خلوص اور ایثار پایا جاتا ہے۔ جس طرح انہوں نے اپنی تمام خواہشات اور اپنی بزرگیوں اور بڑائیوں کو اللہ تعالیٰ کی عزّت اور عظمت پر قربان کر دیا ہے تم کیوں نہیں ان کے رنگ کو اختیار کرتے اور اپنے اندر ایمان اور بےنفسی پیدا کرتے۔ منافق یہ سُنکر جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ان بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں یہ تو احمق ہیں۔ مالی قربانی کا مطالبہ ہوتا ہے تو یہ اپنے بیوی بچوں کو بھوکا مار دیتے ہیں مگر قربانی ضرور دیتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ بیوی بچے بھوکے مرتے رہیں اور مالی قربانیوں پر زور ہو۔ پھر جن منافقین کے گھر باہر ہوتے ہیں اور بظاہر ان کے گھروں کے پہرے یا حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ اُدھر انہیں وقت کی قربانی دینے سے بھی گریز ہوتا ہے اور بہانہ بنا لیتے ہیں کہ

"اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ" (الاحزاب ۳۳ : ۱۴)

ہمارے یہاں تو پہرے کا انتظام نہیں اس لئے ہم سے وقت کی قربانی کا مطالبہ نہ کریں اور ہمیں باہر نہ بھیجیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حفاظت کا سارا دارومدار ان کی موجودگی پر ہے حالانکہ حقیقی محافظ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی مختلف مواقع پر فسادات رونما ہوتے رہے ہیں اور بہت سے احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کی اس شان کو بچشمِ خود دیکھا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ احمدی کا اکیلا گھر تھا ایک بپھرا ہوا مجمع اس پر حملہ آور ہوا مگر واپس چلا گیا اور اس گھر کے مکین احمدیوں کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچا سکا۔ اور بعض دفعہ ایسے واقعات بھی رونما ہوئے ہیں کہ بعض احمدی گھرانوں میں مرد موجود نہیں تھے صرف عورتیں تھیں۔ چنانچہ جب بھی اس قسم کے گھر پر مشتعل ہجوم حملہ آور ہوا تو ان کے سامنے اکیلی عورت کھڑی ہو گئی اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اس گھر کو اپنی حفظ و امان میں لے لیا۔ اس حفاظت کا ایک زبردست مظاہرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے اس وقت دکھایا جب آپؑ صرف بارہ آدمیوں کے ساتھ دہلی تشریف لے گئے تھے جہاں ایک بڑے مشتعل ہجوم نے آپ پر حملہ کیا اور یہ ہنتے دُہری چاردیواری کے اندر اپنے قادر و توانا خدا کے سہارے بیٹھے تھے۔ مادی لحاظ سے یا دنیوی سامانوں کے لحاظ سے اپنی مدافعت کا کوئی سامان ان کے پاس نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ جو عظیم قدرتوں کا مالک ہے اس کی حفاظت کا شرف انہیں حاصل تھا۔ چنانچہ ہجوم باہر کا دروازہ توڑ کر اندر صحن میں داخل ہو گیا۔ پھر اندر کے صحن کا دروازہ توڑ ہی رہے تھے کہ کسی نامعلوم وجہ سے اپنے آپ ہی واپس چلے گئے۔ اب دُنیا کو تو وہ وجہ نظر نہیں آتی لیکن ہمیں تو وہ وجہ نظر آتی ہے۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کا زبردست رُعب تھا جو ان کے دلوں پر ڈالا گیا اور وہ اس وجہ سے ڈر کر واپس چلے گئے۔ چنانچہ یہ ایک عظیم معجزہ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کا ایک عجیب مظاہرہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں رونما ہوا جس سے ہمیں بھی یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ پر توکل کریں گے تو ہمیں بھی اس طرح اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان حاصل رہے گی اور مخالف کا کوئی وار کامیاب تو کیا ہو گا وہ اس موقع پر خود ہی خائب و خاسر ہو کر لوٹ جائے گا۔" (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء صـ)

احمدیّت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دُنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دُور لوگوں کے نام "الفضل" جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے ؛

(مینیجر الفضل ربوہ)

غرباء کے حقوق قائم کرنے کے لئے اسلام میں زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کا نظام

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

غرض مختلف تدابیر اپنے اپنے رنگ میں اختیار کی گئیں۔ مگر کوئی بھی تدبیر ایسی کامل نہیں تھی جس سے اس مصیبت یعنی غربت کو کلیۃً دور کیا جا سکتا۔ اسلام ہی تھا جس نے اس سوال کو صحیح معنوں میں حل کیا اور اس نے فیصلہ کیا کہ اس قسم کا صدقہ کوئی چیز نہیں۔ ایک معین اور منظم صورت میں غرباء کی بہبودی کا انتظام ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے لئے اس نے زکوٰۃ اور عُشر کا طریق جاری کیا جس میں امراء سے باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت روپیہ لیا جاتا اور غرباء کی ضروریات پر صرف کیا جاتا۔ پھر اس نے خبرگیری کے طریق بھی معین کر دیئے۔ یوں تو پہلے بھی حکومتیں ٹیکس لیا کرتی تھیں مگر ان کا خرچ معین نہیں تھا۔ اسلام نے

اوّل آمد پر ایک مقررہ حصہ ادا کرنا واجب کر دیا۔ دوم اس امر کا فیصلہ کیا کہ امراء سے بہرحال اتنا روپیہ لے لیا جائے۔ دوسری طرف اس نے خرچ معین کر دیا اور اس طرح غرباء کے گزارہ کی صورت پیدا کر دی۔ آمد اور خرچ سے تعلق رکھنے والے یہ دو نقطے ایسے ہیں جو اسلام سے پہلے اور کسی قوم میں نہیں پائے جاتے تھے۔ زکوٰۃ یہودیوں میں بھی ہے مگر ناقص صورت میں (دیکھو خروج باب ۲۳ آیت ۱۰ و ۱۱) لیکن اسلام نے اس قانون کو مدون کر کے ایک ایسا عظیم الشان نظام قائم فرمایا جو ہمارے لئے ہر تاریکی کی گھڑی میں شمعِ ہدایت کا کام دیتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کے اس نظام کی پوری اہمیت نہ سمجھی اور لدھیانے کے بڈھے دریا کی طرح یہ نظام بھی ریت میں غائب ہو گیا اور مسلمان اس سے کلیۃً غافل ہو گئے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں آ کر پہلا کام ہی یہ کیا تھا کہ جائیداد والوں کو بے جائیداد والوں کا بھائی بنا دیا۔ انصار جائیدادوں کے مالک تھے اور مہاجر بے جائیداد تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین دونوں میں مواخات قائم فرما دی اور ایک ایک جائیداد والے کو ایک ایک بے جائیداد والے سے ملا دیا

اور اس میں بعض لوگوں نے اتنا غلو کیا کہ دولت تو الگ رہی بعض کی اگر دو بیویاں تھیں تو انہوں نے اپنے مہاجر بھائیوں کی خدمت میں یہ پیشکش کی کہ وہ ان کی خاطر اپنی ایک بیوی کو طلاق دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہ ان سے بے شک شادی کر لیں۔ یہ مساوات کی پہلی مثال تھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں جاتے ہی قائم فرمائی۔ کیونکہ حکومت کی بنیاد در اصل مدینہ میں ہی پڑی تھی۔ اس زمانہ میں زیادہ دولتیں نہ تھیں یہی صورت تھی کہ امیر اور غریب کو اس طرح ملا دیا جائے کہ ہر شخص کو کھانے کے لئے کوئی چیز مل سکے

پھر ایک جنگ کے موقعہ پر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طریق کو استعمال فرمایا گو اس کی شکل بدل دی۔ ایک جنگ کے موقعہ پر آپ کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کے پاس کھانے کو کوئی چیز نہیں رہی یا اگر ہے تو بہت کم اور بعض کے پاس کافی چیزیں ہیں۔ تو یہ صورت حالات دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس کے پاس جو کوئی چیز ہے وہ لے آئے اور ایک جگہ جمع کر دی جائے۔ چنانچہ سب چیزیں لائی گئیں۔ اور آپ نے راشن مقرر کر دیا۔ گویا یہاں بھی وہی طریق آ گیا کہ سب کو کھانا مل جائے۔ جب تک ممکن تھا سب لوگ الگ الگ کھاتے رہے۔ مگر جب یہ امر ناممکن ہو گیا اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ بعض لوگ بھوکے رہنے لگ جائیں گے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تمہیں علیحدہ کھانے کی اجازت نہیں۔ اب سب کو ایک جگہ سے برابر کھانا ملے گا۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر ہم نے اس سختی سے عمل کیا کہ اگر ہمارے پاس ایک کھجور بھی ہوتی تو ہم اس کا کھانا سخت بددیانتی سمجھتے تھے۔ اور اس وقت تک چین نہیں لیتے تھے جب تک کہ اس کو سٹور میں داخل نہیں کر دیتے تھے۔

یہ دوسرا نمونہ تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دولت بھی آئی اور خزانوں کے منہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کے لئے کھول دیئے۔ مگر اللہ تعالےٰ چاہتا تھا کہ اس بارہ میں تفصیلی نظام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہوتا۔ لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ یہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ کوئی اور شخص اسے جاری نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ادھر اللہ تعالےٰ نے آپ کے ہاتھ سے ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اور ادھر مدینہ پہنچتے ہی انصار نے اپنی دولتیں مہاجرین کے سامنے پیش کر دیں۔ مہاجرین نے کہا۔ ہم یہ زمینیں مفت میں لینے کے لئے تیار نہیں۔ ہم ان زمینوں پر بطور مزارع کام کریں گے اور تمہارا حصہ تمہیں دینگے لیکن یہ مہاجرین کی طرف سے اپنی ایک خواہش کا اظہار تھا۔ انصار نے اپنی جائدادوں کے دینے میں کوئی پس و پیش نہیں کیا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے گورنمنٹ راشن دے تو کوئی شخص نہ لے۔ اس سے گورنمنٹ زیر الزام نہیں آئے گی۔ یہی کہا جائے گا کہ گورنمنٹ نے تو راشن مقرر کر دیا تھا۔ اب دوسرے شخص کی مرضی تھی کہ وہ چاہے لیتا یا نہ لیتا۔ اسی طرح انصار نے سب کچھ دے دیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ مہاجرین نے نہ لیا۔ غرض عملی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کام اپنی زندگی میں ہی شروع فرما دیا تھا۔ یہاں تک کہ جب بحرین کا بادشاہ مسلمان ہوا تو آپ نے اسے ہدایت فرمائی کہ تمہارے ملک میں جن لوگوں کے پاس گزارہ کے لئے کوئی زمین نہیں ہے تم ان میں سے ہر شخص کو چار درہم اور لباس گزارہ کے لئے دو تاکہ وہ بھوکے اور ننگے نہ رہیں۔[1]

اس کے بعد مسلمانوں کے پاس دولتیں آنی شروع ہو گئیں۔ چونکہ مسلمان کم تھے اور دولت زیادہ تھی۔ اس لئے کسی نئے قانون کے استعمال کی اس وقت ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ کیونکہ جو غرض تھی وہ پوری ہو رہی تھی۔ اصول یہ ہے کہ جب خطرہ ہو تب قانون جاری کیا جائے اور جب نہ ہو اس وقت اجازت ہے کہ حکومت اس قانون کو جاری کرے یا نہ کرے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ اور مسلمان دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلنے شروع ہوئے تو اس وقت غیر قومیں بھی اسلام میں شامل ہو گئیں۔ عرب لوگ تو ایک جتھہ اور ایک قوم کی شکل میں تھے۔ اور وہ آپس میں مساوات بھی قائم رکھتے تھے۔ جب اسلام مختلف گوشوں میں پہنچا اور مختلف قومیں اسلام میں داخل ہونی شروع ہوئیں۔ تو ان کے لئے روٹی کا انتظام بڑا مشکل ہو گیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کی مردم شماری کرائی۔ اور راشننگ سسٹم قائم کر دیا جو بنو امیہ کے عہد تک جاری رہا۔ یورپین مورخ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ سب سے پہلی مردم شماری حضرت عمرؓ نے کرائی تھی اور وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے یہ سب سے پہلی مردم شماری رعایا سے دولت چھیننے کیلئے نہیں بلکہ انکی غذا کا انتظام کرنے کیلئے جاری کی تھی۔ اور حکومتیں تو اس لئے مردم شماری کراتی ہیں کہ لوگ قربانی کے بکرے بنیں۔ اور فوجی خدمات بجا لائیں۔ مگر حضرت عمرؓ نے اس لئے مردم شماری نہیں کرائی کہ لوگ قربانی کے بکرے بنیں بلکہ اس لئے کرائی کہ ان کے پیٹ میں روٹی ڈالی جائے۔ چنانچہ مردم شماری کے بعد تمام لوگوں کو ایک مقررہ نظام کے ماتحت غذا ملتی اور جو باقی ضروریات رہ جاتیں۔ ان کے لئے انہیں ماہوار کچھ رقم دے دی جاتی۔ اور اس بارہ میں اتنی احتیاط سے کام لیا جاتا کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب شام فتح ہوا۔ اور وہاں سے زیتون کا تیل آیا تو آپ نے ایک دفعہ لوگوں سے کہا کہ زیتون کے استعمال سے میرا پیٹ پھول جاتا ہے۔ تم مجھے اجازت دو تو میں بیت المال سے اتنی ہی قیمت کا گھی لے لیا کروں۔[2]

غرض یہ پہلا قدم تھا جو اسلام میں لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اٹھایا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ اگر یہ نظام قائم ہو جائے تو اس کے بعد کسی اور نظام کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ سارے ملک کی ضروریات کی ذمہ دار حکومت ہو گی۔ لوگوں کا کھانا ان کا پینا۔ ان کا پہننا۔ ان کی تعلیم ان کی بیماریوں کا علاج اور ان کی رہائش کے لئے مکانات کی تعمیر یہ سب کا سب اسلامی حکومت کے ذمہ ہو گا۔ اور اگر یہ ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔ تو کسی بیمہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر بدقسمتی سے بعد میں آنے والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ بادشاہ کی

[1] السیرۃ النبویہ برحاشیہ السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صـ ۲۴

[2] سیرۃ عمر ابن الخطاب لابن الجوزی صـ ۹۳

مرضی پر منحصر ہے وہ چاہے تو کچھ دے دے اور چاہے تو نہ دے۔ اور چونکہ اسلامی تعلیم ابھی پورے طور پر راسخ نہیں ہوئی تھی وہ لوگ پھر قیصر و کسریٰ کے طریق کی طرف مائل ہو گئے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ بڈھا دریا جو ریت میں غائب ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے پھر میرے دل میں از سر نو جاری کیا۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے قرآن کریم کی یہ تعلیم لوگوں کے سامنے رکھی۔ مسلمان مجھ سے کثرت کے ساتھ پوچھا کرتے ہیں۔ کالجوں کے پروفیسر اور طلباء بھی سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر اسلامی تعلیم یہی تھی تو پھر یہ غائب کیوں ہو گئی۔ اور میں ہمیشہ انہیں کہا کرتا ہوں کہ اس تعلیم کا غائب ہونا ہی بتاتا ہے کہ یہ الٰہی تعلیم تھی۔ اگر یہ انسانی تعلیم ہوتی تو لوگوں کے دلوں میں ضرور قائم رہتی۔ کیونکہ انسانی تعلیم کو قبول کرنے کے لئے لوگوں کے دماغ تیار ہو چکے ہوتے ہیں اور ماحول مناسب ہوتا ہے پس اس کا غائب ہونا ہی بتاتا ہے کہ یہ تعلیم خدا کی طرف سے آئی تھی۔ وہ ایک دفعہ لہر کی صورت میں اٹھی اور پھر اس میں انحطاط واقع ہو گیا۔ اب مقدر یہ ہے۔ کہ اب پھر دوبارہ اس کی لہر بلند ہو۔ اور اس کی دوسری لہر پہلی لہر سے زیادہ اونچی ہو۔ قانون قدرت پر غور کر کے دیکھو تو اس میں یہی نظارہ نظر آئے گا۔ بچپن میں جب ابھی میں نے پہاڑ نہیں دیکھا تھا۔ میں یہ خیال کیا کرتا تھا کہ پہاڑ مینار کی طرح ہوتا ہوگا اور رسّہ پکڑ کر اوپر چڑھنا پڑتا ہوگا۔ مگر جب میں پہلی دفعہ شملہ گیا تو میں نے دیکھا کہ پہلے ایک ٹیلا آتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا ٹیلا آتا ہے۔ پھر تیسرا ٹیلا آتا ہے اور ہر ٹیلا پہلے ٹیلے سے زیادہ بلند ہوتا ہے۔ مگر ہر ٹیلے کے بعد ایک انحطاط بھی ہوتا ہے جب انسان پہلے ٹیلے پر قدم رکھتا ہے تو اس کے بعد اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں اب نیچے جا رہا ہوں۔ مگر درحقیقت وہ پہلی سطح سے اونچا ہو رہا ہوتا ہے۔ پھر دوسرے ٹیلے کے بعد جب نیچے اترتا ہے تو پھر اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اب میں نچلی طرف جا رہا ہوں۔ مگر حقیقت میں اس کا قدم اونچا اٹھ رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح قدم بقدم ارتفاع اور انحطاط کے دوروں میں سے گزرتے ہوئے وہ بہت بلند پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ جس طرح قانون قدرت میں یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ اسی طرح انسانی دماغوں کا ارتقاء بھی ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیوض حاصل کرنے کے نتیجہ میں یہ تعلیم لوگوں نے اپنائی۔ مگر چونکہ دماغی ارتقاء بھی لہروں کی صورت میں چلتا ہے۔ اس لئے پہلی لہر کے بعد اس میں ایک انحطاط کی صورت واقع ہو گئی۔ اب دوسری لہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بلند ہوئی۔ اور یہ لہر قانونِ قدرت کے مطابق پہلی لہر سے زیادہ بلند ہوگی۔ مگر بہرحال ہر لہر کے بعد ایک انحطاط بھی آتا ہے۔ اور لوگ اصل تعلیم کو بھول جاتے ہیں۔ جب تک یہ چیز قائم ہے۔ اس وقت تک کسی انشورنس وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ انشورنس کی غرض آخر کیا ہوتی ہے یہی کہ اگر ہم مر جائیں تو ہمارے بیوی بچوں کو روٹی ملتی رہے۔ کپڑا ملتا رہے سامان خورونوش اور مکان ملتا رہے۔ جب حکومت ان تمام چیزوں کی ذمہ دار ہوگی تو انشورنس کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ ساروں کو مکان مہیا ہوگا۔ غذا بھی مل رہی ہوگی۔ کپڑا بھی مل رہا ہوگا۔ ان کی تعلیم کا بھی انتظام ہو رہا ہوگا اور ان کی بیماریوں کا علاج بھی ہو رہا ہوگا۔ یہی وہ قومی اخراجات ہیں۔ جن کی ادائیگی کے لئے اسلام نے زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کا وسیع نظام جاری فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی علامت ہی اسلام نے یہ بتائی ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اس طرح مخلوق کی خدمت کر کے خالق کی محبت کو حاصل کرتے ہیں۔ دنیا میں بہترین ذریعہ کسی کی محبت حاصل کرنے کا یہی ہوتا ہے کہ اس کے کسی عزیز سے محبت کی جائے۔ ریلوے سفر میں اکثر یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ پاس بیٹھے ہوئے دوست کے بچہ کو ذرا پچکار دیں یا اسے کھانے کے لئے کوئی چیز دے دیں۔ تو تھوڑی دیر کے بعد ہی اس کا باپ ایسی محبت کی باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ گویا وہ اس کا بہت پرانا دوست ہے۔ یہی طریق روحانی دنیا میں بھی جاری ہے۔ جب انسان بنی نوع انسان کی بھوک اور ان کے افلاس کو دور کرنے کے لئے اپنا روپیہ خرچ کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ چونکہ یہ میرے پیاروں کی خدمت کرتا ہے۔ اس لئے اسے بھی میرے پیاروں میں داخل کر لیا جائے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو میں بیمار تھا۔ مگر تم لوگ میری عیادت کے لئے نہ آئے میں بھوکا تھا مگر تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا میں ننگا تھا۔ مگر تم نے مجھے کپڑا نہ دیا۔ اس پر وہ بندے کہیں گے۔ کہ اے ہمارے رب تو کس طرح بیمار ہو سکتا تھا۔ یا تو کس طرح بھوکا اور ننگا ہو سکتا تھا۔ تُو تو ان تمام نقائص سے منزّہ ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب میرے بندوں میں سے بعض لوگ بیمار تھے۔ یا بعض لوگ بھوکے اور ننگے تھے اور تم نے ان کی تیمارداری نہ کی۔ نہ انہیں روٹی کھلائی۔ اور نہ ان کی ننگ ڈھانکنے کے لئے انہیں کپڑا دیا۔ تو تم نے انہیں ان چیزوں سے محروم نہیں کیا بلکہ مجھے محروم کیا۔ پس زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم ترین رکن ہے۔ جس کو نظر انداز کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتا ہے۔ کیونکہ ایسا انسان غرباء کے حقوق کو نظر انداز کرنے والا ہوتا ہے۔

(سورۃ النمل صفحہ ۲۳ تا ۲۷)

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ برائے سنہ ۶۸-۶۹ء

صدر — حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۔ نائب صدر — سیدہ مہر آپا صاحبہ
۲۔ جنرل سیکرٹری — بشریٰ بشیر صاحبہ۔ نائبہ مبارکہ انجم صاحبہ
۳۔ سیکرٹری خدمت خلق۔ صدر لجنہ مرکزیہ
۴۔ " ناصرات — (صاحبزادی) امۃ القدوس صاحبہ۔ نائبہ۔ خالدہ مبارکہ صاحبہ
۵۔ " لجنات بیرون — بیگم مرزا مبارک احمد صاحب
۶۔ " نمائش — بیگم مرزا حفیظ احمد صاحب
۷۔ " ضیافت — (صاحبزادی) امۃ المتین صاحبہ
۸۔ " تعلیم — رضیہ درد صاحبہ۔ نائبہ قانتہ شاہدہ صاحبہ
۹۔ " تربیت — سیدہ احسن صاحبہ
۱۰۔ " اصلاح و ارشاد — نصیرہ نزہت صاحبہ۔ نائبہ صادقہ قمر صاحبہ
۱۱۔ " مال — رضیہ ناصرہ صاحبہ
۱۲۔ " تجنید — امۃ اللطیف صاحبہ
۱۳۔ " اشاعت
۱۴۔ " تحریک جدید و وقف جدید — امۃ المجید پروازی صاحبہ
۱۵۔ مصباح — امۃ الرشید شوکت صاحبہ
۱۶۔ ناظمہ جلسہ سالانہ — سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ نائبہ۔ حمیدہ صابرہ صاحبہ

سورۂ بقرہ کی پہلی سترہ آیات

ہر احمدی عورت اور لجنہ کی ممبر کے لئے ضروری ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات حفظ کرے اور ان کا ترجمہ سیکھے۔ سال رواں کے دینی معلومات کے نصاب کا یہ ایک جزو ہوگا۔ ہر ماہ کی رپورٹ میں لجنات کی طرف سے رپورٹ آتی رہنی چاہیئے کہ اتنی عورتوں نے یہ سترہ آیات حفظ کر لی ہیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریۂ احباب

میں اخبار الفضل کے ذریعہ ان تمام بزرگوں اور بھائیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے والد محترم مختار احمد صاحب ایاز کی وفات پر میرے ساتھ گہرے افسوس اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور تعزیت کے لئے میرے مکان پر تشریف لائے نیز میں تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے اور میرے باقی بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ نیز میرے والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے بھی دعا کریں۔

خاکسار رشید احمد ایاز ابن مختار احمد صاحب ایاز مرحوم آف مشرقی افریقہ
دارالرحمت غربی ربوہ

درخواستِ دعا

عزیزم برادرم مطیع الرحمٰن ابن مکرم چوہدری شناء اللہ صاحب شبلی فیکٹری ایریا ربوہ کو بخار میں پہلے سے بہت افاقہ ہے۔ لیکن تا حال دایاں حصہ اور زبان کام نہیں کر رہے اور کمزوری بھی بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ لطف الرحمٰن ناز نیشنل بنک آف پاکستان لائل پور

دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں منعقد ہونے والے

انصار اللہ کے نہایت درجہ کامیاب چودھویں (۱۴) سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر حبیبؑ کی پرکیف مجالس، علمی و تربیتی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر اور سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ

(۳)

سیرۃ النبیؐ اور ذکر حبیبؑ کی پرکیف مجالس

امسال بھی احباب کو پنجگانہ باجماعت نمازوں اور بالالتزام ادا کی جانے والی نماز تہجد (جن میں امامت کے فرائض محترم جناب صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال نے ادا کئے) نیز قرآن مجید احادیث نبویؐ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درسوں اور اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر کے دوران دن اور رات جاری رہنے والے انفرادی اور اجتماعی ذکر الٰہی میں شریک ہونے کے علاوہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر حبیب علیہ السلام کی ان ہر دو پُر معارف اور پُر کیف مجالس سے بھی فیضیاب ہونے کی سعادت میسر آئی جو علی الترتیب ۲۵ ہر اور ۲۶ ہر اخاء کی صبح کو نماز فجر کے بعد منعقد ہوئیں۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جو ۲۵ ہر اخاء کی صبح کو منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ نے ادا فرمائے اس اجلاس میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے قرآن مجید کی آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کا درس دیا جس میں آپ نے اس امر پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر شعبہ میں ایسا اعلیٰ اسوہ پیش فرمایا کہ جو قیامت تک بنی نوع انسان کے لئے بہترین قابل تقلید نمونہ کا کام دیتا رہے گا۔ درس قرآن کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ اور مکرم ملک سیف الرحمان صاحب نے علی الترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر بحیثیت مصلح، بحیثیت مشفق، بحیثیت عبد بحیثیت خاتم النبیین اور بحیثیت محبوب خدا نہایت ٹھوس پُر مغز اور ایمان افروز تقاریر کیں۔ نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے معاً بعد آنحضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ کا یہ تذکرہ احباب کے لئے بہت روح پرور اور ایمان افروز ثابت ہوا اور انہوں نے عشق و محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر ان اذکار مقدس کو سنا۔

ذکر حبیب علیہ السلام کی مجلس کا انعقاد ۲۶ ہر اخاء کو علی الصبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد عمل میں آیا۔ اس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج گھانا نے ادا فرمائے۔ اجلاس کا آغاز درس قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے دیا۔ آپ نے درس کے دوران نماز قائم کرنے اور ذکرۃ ادا کرنے سے متعلق قرآنی احکام بیان فرمائے۔ بعدہٗ اسی موضوع پر درس حدیث صدر اجلاس مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دیا۔ بعد ازاں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے محترم بھائی مرزا برکت علی صاحب، محترم مولانا غلام احمد صاحب آف بدوملہی اور محترم علی محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ آخر میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ کراچی نے حضور علیہ السلام کے شمائل اور سیرۃ طیبہ پر مشتمل ایک مضمون پڑھا۔ یہ اجلاس بھی سامعین کو غیر معمولی رنگ میں روحانی کیف و سرور سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا۔

علمی اور تربیتی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر

اجتماع کے تین دنوں میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر حبیب علیہ السلام کی دو مجالس سمیت (جن کا ذکر سطور بالا میں آچکا ہے) آٹھ اجلاس منعقد ہوئے باقی چھ اجلاسوں کی آٹھ نشستوں میں علی الترتیب مکرم محمد شفیع صاحب سہگل صاحب زعیم اعلیٰ کراچی، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب ناظم مجالس انصار اللہ پشاور، مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ، مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب کراچی اور مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے

ان اجلاسوں میں قرآن مجید کے درس مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب نے دئے نیز حدیث کا درس مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے اور ملفوظات کا درس مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے دیا۔ ان اجلاسوں میں جن احباب کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا موقعہ ملا ان میں مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودہا، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر شامل ہیں۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام سنانے کی سعادت مکرم قریشی عبد الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ سابق سندھ، مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبد العزیز کے حصہ میں آئی۔

ان اجلاسوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت درجہ پُر معارف افتتاحی اور اختتامی خطابوں اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پُر اثر خطاب کے علاوہ (جن کے خلاصے قبل ازیں ہدیہ قارئین کئے جا چکے ہیں) جن احباب کو اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ ان میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری، مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ مکرم نسیم سیفی صاحب اور مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی شامل ہیں۔

تقریری مقابلہ اور سوال و جواب

ان اجلاسوں میں مذکورہ بالا تقاریر کے علاوہ دو اور نہایت دلچسپ اور معلومات افزا پروگرام بھی ہوئے ان میں سے ایک تھا انصار کا تقریری مقابلہ اور دوسرا تھا سوال و جواب کا سلسلہ۔ ان ہر دو پروگراموں میں بھی انصار نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

تقریری مقابلہ میں منصفی کے فرائض مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد و مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم نسیم سیفی صاحب نے ادا فرمائے تقاریر کے لئے سات عنوان مقرر تھے یعنی یہ کہ (۱) گناہوں سے بچنے کے طریق ۲۔ نوافل اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ (۳) نماز تہجد کی فضیلت (۴) درود شریف کے فضائل (۵) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کا ذریعہ (۶) قرب الٰہی کے حصول کے ذرائع (۷) ذکر الٰہی کی فضیلت اس مقابلہ میں منصف صاحبان کے فیصلہ کے بموجب مکرم عبد اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی اوّل اور مکرم خان محمد الطاف خان صاحب پشاور دوم قرار پائے۔

اسی طرح سوال و جواب کا سلسلہ بھی بہت دلچسپ مفید اور ازدیاد علم کا موجب ثابت ہوا۔ اجتماع کے اجلاس ششم منعقدہ ۲۵ اخاء بوقت ۸ بجے شب مکرم مولانا ابو العطاء صاحب مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے نے انصار کے سوالوں کے جواب دئے۔ انصار صاحبان پرچوں پر لکھ لکھ کر سوالات کرتے جاتے تھے اور ہر سہ علماء کرام اسی وقت ان کے نہایت مدلل اور برجستہ جواب دیتے تھے۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ضرورت ہے

دواخانہ خدمت خلق ربوہ کو ایک مخلص نوجوان جو تھوڑا بہت پڑھا لکھا بھی ہو دوائیاں کوٹنے اور تیار کرنے کیلئے چاہیئے۔ ضرورت مند اپنے امیر یا صدر محلہ کی تصدیق ہمراہ ضرور لائیں

(منیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی بہن عزیزی حسینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد صاحب نرڈ سروس کراچی عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور اب چند دنوں سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے

(ظہیر احمد دارالرحمت غربی نور منزل ربوہ)

جائیداد کے موصیوں کیلئے نہایت ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ اور ان کی جائیداد موجود ہے ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت وحصہ آمد و جائداد ادا ہونا ضروری ہے۔

اس سال مجلس شوریٰ میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائیداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۳ / ۲۱-۵-۶۹ ع م میں درج ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائیداد کے موصی کو اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائیداد کی قیمت بذریعہ ناظم صاحب جائیداد لگوا کر اسے سو قسطوں میں یعنی آٹھ سال چار ماہ میں ادا کر دے۔ قیمت جائداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی بعد ازاں اقساط کی ادائیگی کی صورت میں اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ مکمل ادائیگی ہو جانے پر موصی کو بہشتی مقبرہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائیگی کہ اس کا مقررہ حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔

اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے تو اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہوگا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے۔ اور ان کے لئے ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہوگی

اس ریزولیوشن میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر تشخیص جائیداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز ادائیگی کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی۔ از روئے ریزولیوشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کا باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

اس ریزولیوشن کی مکمل مطبوعہ نقل دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے تمام موصی احباب کو بھجوائی جا رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس ریزولیوشن کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اور اس میں دی گئی رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم خطبات

نظارت اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم خطبات کتابی صورت میں اعلیٰ کاغذ پر دیدہ زیب کتابت کے ساتھ شائع کئے ہیں علوم و معارف کے یہ خزائن علمی تربیتی اور تبلیغی مواد سے پر ہیں۔ اپنے مطالعہ اور احمدی احباب کے لئے بہترین تحفہ ہیں۔ قیمت اصل لاگت سے بھی کم

قرآنی انوار	۵۰ /- ۱ روپیہ	اکٹھے منگوانے پر قیمت صرف ۲ روپے
تین اہم امور	۲۵ /- ″ ″	
تعمیر کعبہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد	۲ /- ″ ″	

ملنے کا پتہ :- مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

کے بابرکت ہاتھوں سے لائبریری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا افتتاح

مورخہ ۲۹ / ۱۰ بروز بدھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے ایوان محمود (دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) میں تشریف لا کر لائبریری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا افتتاح فرمایا۔ جب حضور ایدہ اللہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مہتممین مرکزیہ کے جلو میں لائبریری میں تشریف لائے تو منیر الحق شاہد صاحب ایم اے منتظم لائبریری نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لائبریری کی کتب کو ملاحظہ فرمایا جو ترتیب کے ساتھ الماریوں میں رکھی ہوئی تھیں۔ منیر الحق صاحب نے حضور کو لائبریری میں کتب کی ترتیب کے طریق سے آگاہ کیا۔ الفضل کے پرانے فائل ملاحظہ فرماتے ہوئے حضور نے استفسار فرمایا کہ آیا یہ مکمل ہیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ الفضل کے مکمل فائل موجود ہونے چاہئیں تا حوالہ جات حاصل کرنے والوں کو سہولت رہے۔

معائنہ کے بعد رفیق احمد صاحب ثاقب معتمد مرکزیہ نے حضور سے درخواست کی کہ حضور سب سے پہلے اپنی پسند کی کوئی کتاب جاری کروا کر لائبریری کا افتتاح فرمائیں چنانچہ حضور نے ایک کتاب پسند فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے کمال شفقت سے اپنے نام جاری شدہ کتاب کے آگے اپنے دستخط بھی ثبت فرمائے۔

اسکے بعد حضور نے دعا فرمائی اور لائبریری سے ہال میں تشریف لے گئے جہاں صدر صاحب مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو الوداع کہنے کی غرض سے تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اس لائبریری میں اردو عربی فارسی اور انگریزی میں مختلف مضامین کی تقریباً ایک ہزار کتب ہیں جو ایک اچھا آغاز ہے۔ ان کتب کو ترتیب دینے میں منیر الحق صاحب شاہد ایم اے جو آجکل کراچی میں لائبریری سائنس میں ایم اے کر رہے ہیں نے کافی وقت دیا اور کافی محنت کے بعد ان کو مروجہ طریق کے مطابق ترتیب دیا۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں میس کے لئے تین کارکنوں کی فوری ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ روٹی۔ وردی اور رہائش کی بھی سہولت دی جائے گی۔ خواہشمند اپنی درخواستیں اپنے پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۵ نومبر تک خود لیکر پہنچ جائیں۔ غیر از جماعت دوست بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

(عبد الرؤف صدر میس فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

ضروری اطلاع

میں روز بروز بوجہ بیماری اور ضعیف العمری کے کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جا رہا ہوں۔ احباب سے قرض لی ہوئی رقم ساتھ ساتھ ہی ادا کرتا چلا آرہا ہوں مگر ہو سکتا ہے۔ کہ میں بھولا ہوا ہوں۔ اور مجھے یاد نہ رہا ہو۔ اس لئے اگر کسی کی کوئی رقم مجھ سے قابل وصول ہو۔ تو فروری ۱۹۷۰ء کے آخیر تک مطلع فرمائیں تاکہ میں اس کی ادائیگی کا انتظام کروں نیز جن احباب نے مجھ سے کوئی رقم بطور قرض لی ہو۔ میں نے اپنی پچھلی بیماری کے دنوں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے انہیں معاف کر دیا ہوا ہے۔ انہیں کسی قسم کا فکر نہیں کرنا چاہیئے۔

(خاکسار جمعدار فضل الدین کوارٹر نمبر ۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ایرانی مجلس سے صدر یحییٰ خان کا خطاب

تہران ۳۱ اکتوبر۔ صدر یحییٰ خان نے کہا ہے کہ پاکستان بڑی طاقتوں کی باہمی کشمکش میں کبھی شریک نہیں ہوگا۔ پاکستان بین الاقوامی معاملات میں میانہ روی کا قائل ہے اس لئے کہ اعتدال ہی مصالحت کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ روس اور چین کے ساتھ ہماری دوستی باہمی احترام کی بنیاد پر قائم ہے۔ صدر یحییٰ خان نے مزید کہا کہ پاکستان دو حصوں میں منقسم ہے اور دونوں حصوں کے درمیان بھارت ہے اس کے علاوہ پاکستان چین۔ روس اور بھارت کے درمیان گھرا ہوا ہے چنانچہ اپنی حفاظت کی خاطر پاکستان کے لئے تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ عالمی مسائل کے بارے میں پاکستان کا ہمیشہ سے یہ نقطہ نظر ہے کہ تمام بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کے لئے اعتدال سے کام لیا جائے۔ صدر یحییٰ خان کل ایرانی پارلیمنٹ کے ایک مشترکہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر یحییٰ خان نے پاکستان اور چین کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو پاکستان اور چین کے تعلقات کے بارے میں غلط فہمیاں تھیں۔ لیکن اب امریکہ یہ جان گیا ہے کہ چین کے ساتھ پاکستان کی دوستی مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے ضروری اور فائدہ مند ہے انہوں نے کہا کہ روس اور چین کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کا مقصد امریکہ کے مفادات کو نقصان پہنچانا نہیں ہے چین اور پاکستان دفت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے بارے میں اچھی طرح جان گئے ہیں اور ان کے درمیان کسی قسم کی غلط فہمی موجود نہیں ہے۔

صدر یحییٰ خان نے کہا ہے کہ پاکستان کی پالیسی یہ ہے کہ تمام ممالک سے خوشگوار تعلقات قائم کرے یہی وجہ ہے کہ ہم نے دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کے ساتھ جن میں روس، چین اور امریکہ شامل ہیں۔ خوشگوار تعلقات قائم رکھے ہیں۔

پاکستان اور چین کے تعلقات کا مزید ذکر کرتے ہوئے صدر یحییٰ خان نے کہا کہ دونوں ملکوں کی دوستی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دو مختلف نظریاتی اور سیاسی نظاموں پر یقین رکھنے والے ممالک بھی ایک دوسرے کے بہترین دوست ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ دوستی اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے جب دونوں ملک ایک دوسرے کے مفادات کا خیال رکھیں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں اور ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ چین پاکستان کا بہترین دوست ہے اور پاکستان کے ساتھ اس کے تعلقات بالکل صحیح خطوط پر قائم ہیں چین نے ہمارے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اقتصادی اور فوجی امداد دی۔ اس کے علاوہ ہمارے مفادات سے متعلق بعض انتہائی اہم مسائل پر سیاسی طور پر ہماری حمایت بھی کی۔

پاکستان اور روس کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر یحییٰ نے کہا کہ ۱۹۵۰ء کے عشرے کے دوران روس سے پاکستان کے تعلقات خوشگوار نہیں تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دفاعی معاہدوں میں شریک تھے جن کے بارے میں روس کا خیال تھا کہ وہ اس کے خلاف ہیں لیکن اب روس نے پاکستان کو پہچان لیا ہے۔ اور ۱۹۶۰ء کے وسط سے پاکستان اور روس کے درمیان تعلقات دن بدن خوشگوار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس وقت روس ہم سے تقریباً ہر شعبہ میں تعاون کر رہا ہے روس نے پاکستان کو قابل ذکر قرضے دیئے اور متعدد اہم پراجیکٹوں کی تکمیل میں پاکستان کی مدد کر رہا ہے اس کے علاوہ روس پاکستان کو فوجی ساز و سامان بھی دے رہا ہے تاکہ پاکستان اپنی دفاعی پوزیشن کو بہتر بنا سکے۔

پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر یحییٰ نے کہا کہ امریکہ پاکستان کی معیشت کو ترقی دینے کے لئے مدد دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ فوجی امداد بھی دے رہا ہے اگرچہ امریکہ نے اب پاکستان کو فوجی امداد بند کر دی ہے تاکہ اقتصادی امداد زیادہ دے سکے۔

پاکستان میں جتنی ترقی ہوئی ہے اس میں سے کافی ترقی امریکی امداد سے ہوئی ہے۔

فلسطینی چھاپہ ماروں اور لبنانی فوجوں میں تصادم

بیروت ۳۱ اکتوبر۔ فلسطینی چھاپہ ماروں نے کل لبنان کے مختلف علاقوں میں مسلح فوجوں پر تین حملے کئے۔ جن میں ہونے والے جانی نقصان کی اطلاع نہیں مل سکی۔ تاہم جنوبی لبنان میں فریقین کے درمیان جو تصادم ہوا اس میں چھ فلسطینی چھاپہ مار ہلاک ہو گئے۔ اور پانچ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ادھر قاہرہ میں کل لبنانی افواج کے چیف آف سٹاف جنرل بوستانی نے صدر ناصر سے ملاقات کی اور انہیں لبنان کے موجودہ نازک بحران کے بارے میں اپنی حکومت کے موقف سے آگاہ کیا اور انہیں اس سلسلے میں تحریری دستاویزات بھی حوالے کیں۔

اکسیر معدہ

لذیذ اور بہترین هاضم چورن
پیٹ درد، نفخ، کھٹے ڈکار
ہیضہ اور بدہضمی کی جملہ امراض
کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے
قیمت چھ پیسہ، سوا روپیہ، اڑھائی روپے پانچ روپے
۳۸
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ نون

۱۰ فیصد سالانہ منافع
اصل رقم اور منافع ٹیکس سے مستثنیٰ
آپ کا سرمایہ ۷ سال میں دگنا ہو جاتا ہے
ڈیفنس
سیونگ
سرٹیفیکیٹ
تمام بینکوں اور ڈاکخانوں میں دستیاب ہیں

حیوانات کی دوائیں

اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش، اکسیر منہ کھر، اکسیر کتار
اکسیر پستان، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر ملک، اکسیر خناک
اکسیر سرکن، اکسیر درد، خنانی زہر نادر، اکسیر دودھ
کیوں کہ حیوانات تفصیلی لٹریچر بالکل مفت
فی پیکٹ ۱/- درجن پر ۲۳ فیصد کمیشن اور درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ۔ ربوہ

جب مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ جزع فزع نہیں کرتا

وہ یقین رکھتا ہے کہ اس بلا میں بھی میرے لئے کوئی خیر و برکت کا پہلو پوشیدہ ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَلَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے کی بجائے پورے یقین اور ایمان کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف ہم لوٹنے والے ہیں یہ وہ نمونہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے امید رکھتا ہے وہ چاہتا ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ گھبرانے اور جزع فزع کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں اور اُسی کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے سچے دل سے یہ کہیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

بظاہر یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے مگر اپنے اندر نہایت وسیع مطالب رکھتا ہے۔

(۱) اس فقرے میں دو جملے ہیں۔ ایک تو اِنَّا لِلّٰہِ ہے یعنی ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور دوسرا اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ہے۔ یعنی ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں پہلا جملہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی مالک اپنی چیز کو اپنے ہاتھوں تباہ نہیں کرتا بلکہ اسے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مالک بڑا ہی بیوقوف ہوگا جو اپنی چیز کو آپ تباہ کرنے کی کوشش کرے پس اگر بندہ محض خدا کا ہو جائے اور اسی کو اپنا حقیقی مالک سمجھے تو اس کے دل میں یہ وہم بھی نہیں آسکتا کہ وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے واپس لے لی ہے یا وہ مصائب جو مجھ پر نازل ہو رہے ہیں ان میں میری تباہی اور بربادی مقصود ہے۔ جو مومن یہ یقین رکھتا ہے کہ میں اللہ کا ہوں اور جس طرح ماں اپنے بچہ کو گود میں رکھتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے بھی مجھے اپنی گود میں اٹھایا ہوا ہے۔ وہ یہ تصور بھی کس طرح کر سکتا ہے کہ میں تباہ کیا جاؤں گا اور میری تکالیف مجھ سے دُور نہیں کی جائیں گی۔ محافظ کا تو فرض ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کو ہر نقصان سے بچائے۔ پھر اللہ تعالیٰ جو تمام محافظوں سے بڑا محافظ ہے کب کسی مومن کو تباہ کر سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جب کوئی چیز اپنے بندے سے واپس لیتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اس چیز کو تباہ کرنا چاہتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے زیادہ بہتر جگہ میں رکھتا ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے عورتیں اپنے گھروں کی صفائی کرتے وقت سامان وغیرہ کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دیتی ہیں تم کبھی نہیں دیکھو گے کہ عورتیں اپنی چیزوں کو اِدھر اُدھر رکھیں تو وہ رونے لگ جائیں یا مثلاً زمیندار کھیت میں بیج ڈالتا ہے تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بیج کو ضائع کر رہا ہے مگر وہ روتا نہیں اس لئے کہ اس کا نتیجہ تباہی نہیں بلکہ ترقی ہوتا ہے۔ ...

... اگر انسان یہ یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ میرا مالک ہے اور وہ جو تبدیلی بھی کرے گا میرے فائدہ کے لئے کرے گا تو وہ جزع فزع نہیں کر سکتا۔ ہاں غم کا اظہار کرنا صبر کے خلاف نہیں ہوتا ... ... اس کی علامت دل پر بوجھ ہونا اور آنکھوں میں آنسو آجانا ہے لیکن جزع فزع کرنے والا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ خدا نے اُسے تباہ کر دیا ہے اور یہ چیز مومنانہ توکل اور ایمان کے بالکل خلاف ہے پس اِنَّا لِلّٰہِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ مصیبت یا ابتلاء کے آنے پر کافر تو یہ سمجھتا ہے کہ میں مارا گیا لیکن مومن یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بلا میں بھی میرے لئے کوئی خیر اور برکت کا پہلو پوشیدہ رکھا ہوگا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ص ۲۹۶، ۲۹۷)

ترسیل زر اور استفسار امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

شادی کی بابرکت تقریب

مکرم جنید ہاشمی صاحب ابن حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مرحوم کی بڑی صاحبزادی محترمہ فائقہ فردوس صاحبہ ایم اے کی تقریب رخصتانہ ۲۶ر اخاء ۱۳۴۸ہش مطابق ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۹ء قصر خلافت میں سیدنا حضور کی بے حد مبارک اور خنک سایہ میں عمل میں آئی۔ محترمہ فائقہ فردوس صاحبہ کا نکاح پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید حمید احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب سے قرار پایا تھا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ سے چند روز پہلے مسجد مبارک میں اس کا اعلان فرمایا تھا۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ الودود نے ازراہ شفقت دوپہر کے کھانے پر محترم جنید صاحب اور ان کے افراد خاندان کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کو شریک طعام فرمایا۔ نیز قصر خلافت کے گراسی پلاٹ میں برات کے ٹھہرانے کا بھی انتظام فرمایا۔ شام ساڑھے چار بجے جب بارات پہنچی تو حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے بنفس نفیس اس کا استقبال کیا۔ تلاوت قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار کے پڑھے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے لمبی دعا فرمائی۔

پندرہ سولہ سال قبل جنید صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی وفات پر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فائقہ فردوس صاحبہ کو اپنے دامن شفقت میں لے لیا۔ اور مادر مہربان کی طرح ان کی تربیت کا ہمیشہ خیال رکھا۔ آپ کی ذاتی نگرانی اور مشفقانہ سلوک کے نتیجہ میں ان کی تعلیم پروان چڑھی اور اب رسم رخصتی کے موقع پر بھی آپ نے بھرپور دلچسپی اور معاونت فرمائی اور اپنے گھر کے انتہائی بابرکت ماحول میں خاندان کی دیگر خواتین مبارکہ کی موجودگی میں مادرانہ محبت اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی سعادت بخشی اور اس طرح اپنی نوعیت کی یہ منفرد تقریب سعید مشفق آقا کی پدرانہ اور ذرہ نوازی اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی مادرانہ محبت و ایثار کے انمول نظارے اور ان مٹ یادیں اپنے جلو میں لئے ہوئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

بقیہ صفحہ اوّل

کہ جب ان اجتماعات میں کم از کم ہر مجلس کی نمائندگی ضرور ہو۔ یہ کم سے کم معیار ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ترقی کے مدارج میں سے ہوتے ہوئے ابھی کم سے کم معیار تک بھی نہیں پہنچے ہیں۔

حضور نے نئی نسلوں کی تربیت پر خاص زور دیتے ہوئے مجالس اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ اور جماعتی تنظیم کو اس کی نہایت عظیم اور اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں حضور نے ایک کمیٹی بنانے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا اس کمیٹی کو باقاعدہ منصوبہ بنا کر اجتماعوں کے انعقاد سے تین ماہ قبل کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اجتماعوں میں ہر مجلس کی نمائندگی سے متعلق کم از کم معیار تک ضرور پہنچ جائیں نیز فرمایا کہ جماعتی نظام بھی میرے سامنے ذمہ دار ہوگا اس امر کا کہ ہر جماعت کے نمائندے اجتماعوں میں ضرور شریک ہوں۔

مبلغ مغربی افریقہ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ساڑھے چار سال تک وہاں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۳ر ماہ نبوت (نومبر) بروز پیر خیبر ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس آرہے ہیں احباب اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں

(وکالت تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴